منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باخاتم و ہمرآئدہ منشور محمدؐ

توریت بلاتوریہ انجیل بتبجیل
گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۱۶ | مطبوعہ ۵ جمادی الآخر ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہاریہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

تجویز قیام دائمی منشور محمدی سے ایک اور معاون کا اتفاق

جناب مولینا مولوی سید محمد علیصاحب کانپوری نے ایک تجویز اس بارہ مین فرمائی ہی کہ منشور محمدی کو پھر موقوفی کا سامنا نہو اور اسپر جناب منشی محمود خان صاحب نے اس کے اجراء اور صورت قیام پر یہہ رائے دی ہی کہ سو لایف ممبر منشور محمدی کے ایسے ہون کہ ہر سو روپیہ منشور محمدی کے لئے دین اور بعد فراہمی سو لایف ممبرون کے تمام ممبر اپنا اپنا روپیہ یکمشت یا بتقاریق دو تین سال مین جناب حاجی سلیمان سیٹھ صاحب ساکن بمبئی یا کسی اور معتبر شخص کے پاس جمع کردین اور اس مبلغ سے بمبئی مین جہان بہ نسبت اور شہرون کے کرایہ زاید آتا ہے مکان خریدے جاوین۔ اور اوسکی آمدنی سے منشور محمدی کے جتنے پرچہ نکل سکین نکل کر ہر ایک لایف ممبر کی خدمت مین معفت اسکی حین حیات تک جاتے رہین اور بعد وفات جسکو وہ وصیت کرجاوے پہونچا کرین ان تجاویز کو جناب منشی محمد ابو سعید صاحب جدی تحصیلدار وایلپاڈ حال جمل مذکو ضلع کڈپہ نے بھی بہت پسند فرمایا اور خود بھی لایف ممبر بننے کی خواہش ظاہر کرکے سو روپیہ دو تین دفعہ کرکے ادا کرنے کا اقرار فرمایا۔ باقی اصحاب جلد جلد اپنے اپنے رائے سے آگاہ فرماوین۔

قبول اسلام

(راندیر مین)

سورت سالویشن آرمی کے ایک افسر کو مولوی حاجی یوسف صالح صاحب پورا ندیری نے ایک اپنا گجراتی زبان مین تصنیف کیا ہوا رسالہ بنام امتحان دین عیسوی دیا اور یہ مضمون کہدیا کہ آپ اگر حق

پر ہین تو اسکا جواب اپنے سردار سے لکھا لاؤ ورنہ تم
لوگون کا ہزارہا روپیہ خرچ کرنا بیکار اور محنت کرنی
بے فائدہ ہے مسلمان ہونے سے سوا تمھاری نجات
غیر ممکن ہے وہ کتاب مذکور لے گیا اور اپنے افسرون
سے پانچ دن تک اس کی تحقیقات کی مگر آخر حق
چھپنے والا نہین ہے اوسپر اپنے مذہب باطل کی بطلان
اور اسلام کی حقانیت ظاہر ہوگئی آخرش وہ
راندیرا کر اسلام سے مشرف ہوا اوسکا کفری
نام ابراہیم تہا وہی نام بحال رکھا گیا۔

(کانپور مین)

نور الدین صاحب طالب العلم مدرسہ اسلامیہ وار
العلوم کانپور لکھتے ہین۔

"مدرسہ اسلامیہ کانپور مین ۲۲ جمادی الاول
۱۳۰۶ھ کو اپنی رضا و رغبت اور حقیت دین
اسلام سے واقف ہوکر ایک شخص مسمی گنگا
دین قوم حجام مشرف باسلام ہوا اور آج یکم
جمادی الثانی کو ایک اور شخص مسمی پیارے
دین قوم برہمن ساکن راسے بریلی اسی مدرسہ
مین مشرف باسلام ہوا نام اوسکا عبد الرحمن رکھا گیا"

مشنری لیڈیون کا پھر وہی معاملہ

جسطرح پٹنہ اور بنگلور مین مشنری لیڈیون نے اپنی
جہل آمیز تعلیم سے دہوکہ اور لالچ دیکر ہندوستانی
شریف لڑکیون کو کرستان کرنا اور اتھلا سیطرح
امرتسر مین ایک برہمن پندرہ سالہ لڑکی کو دہوکہ
دیکر اور پھسلا کر لیگئین اور ایک اور سترہ سالہ

ازوری ذات کی لڑکی کو اور تالی گئین اور کثرہ مہمان
سنگھ کے مشن چرچ ہوزمین لاکر وارثون کو اطلاع
دی ہے کہ یہ دونون لڑکیان عیسائی دین قبول
کرنے کو ہمارے پاس آئے ہین۔
اہل ہند ان کے دہوکہ سے ہوشیار اور خبردار
ہوجاوین۔

ہزلیات نور افشان نمبر ۳۲ جلد ۱۶

نور افشان نے ثناء اللہ صاحب کے اس ریویو پر
جو تشریح اسمائے ہنود و آریہ (مصنفہ پادری ہاس
ہاول صاحب) پر کچھ مضمون لکھا ہے جس مین ہیت
کچھ تعصب و عناد کا زہر اوگل کر آخر مین لکھا ہے۔

"پادریصاحب مصنف رسالہ کی تعریف کرکے
رحمت مسیح کو اپنے خیال مین لتاڑ دکھائی ہے
اونہون نے رحمت مسیح پر خیانت کا الزام لگایا
ہے اس الزام کی بنا اس آیت پر رکھی ہے جو
رحمت مسیح نے تقریظ کے آخر مین درج کی ہے
کہ بس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے
جائین تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش
آوین لکھتے ہین کہ باقی آیت کیون نہ لکھی
کہ اوسمین عربی بنی کی پیشین گوئی ہے ان
نکتہ ملاؤن کو بار بار ان خیال تو ہات کہ
جواب دئے کتابین بھری پڑی ہین لیکن وہی
مرغی کی ایک ٹانگ لئے جاتے ہین اتنا نہین
سمجھتے کہ دین عربی کو نبی نسبت کیا مسیح کے دین
کیا بھلا ... موسیٰ کے برابر ہوگیا"

ہم بجائے اسکے کہ پادری صاحب کی عبارت مذکور پر بحث
و بلاغت پر بحث کرین - اور بجائے اسکے کہ اس سخت
بلیغ موزون مسجع اور بامعنی شعر یا بیت کی تقطیع
یا بیان مطلب مین اپنا وقت ضایع کرین مناسب
خیال کرتے ہین کہ اصل مقصود عبارت پادری صاحب
پر غور کرین -

پادری صاحب کا اصل مطلب یہ معلوم ہوتا ہے
کہ جو پیشین گوئی اس آیت کے بعد نبی جسکے چھوڑنے
کا الزام ثناء اللہ صاحب نے دیا ہے وہ نبی عربی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شان مین نہین ہے
بلکہ اسکے مصداق عیسی ابن مریم ہین - ہم کہت
ملاؤن کے پیر و مرشد سے دریافت کرتے ہین
کہ وہ ہمین بتادے وہ کونسی کتابین ہین جن
مین وہ توہمات کے جواب دئے جانے کا دعوی
کرتا ہے بھلا ایک دو کا تو نام لے پھر دیکھیے کہ
اسکے کتنے جواب ہم نکال کر بتاتے ہین شاید
وہ پادری تنہا کرداسس کی عدم ضرورت قرآن
کو جس مین پادری صاحب کی اس موزون بیت
کے ایسے جواس پرچہ مین نقل کی گئی ہیں اور
پوج باتین لکھی ہین جنکا خاکہ منشور محمدی مین
ازالیا جارہا ہے اور جسکے بعض مضامین سے جواب
مراسلات مذہبی اور دلایل قویہ مین معقول طور
پر دئے گئے ہین -

البتہ ہم دعویا نہ طور پر یہ کہہ سکتے ہین کہ اہل
اسلام نے ان عیسائیون کے توہمات باطل

کے جوابات اور ان کی تمثیل جناب افضل الانبیا
شفیع المذنبین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
و موسی علیہ السلام مین تورت سے کتابین اور
رسایل لکھے ہین اور بالاکثر بیت ایک سے ایک
بڑھکر اور لاجواب ہین -

یہ عام فہم اور ادنی بات ہے کہ جب عیسی ابن
مریم حسب عقیدۂ باطل عیسائیان خدا ہوے
اور خدا کی صفات اور صفات انسان مین ضرور
فرق ہونا چاہئے کیونکہ صفات خدا بے مثال اور
کامل ہین اور انسان کے صفات بے مرتبہ اور
ناقص ہین جب یہ بات ہوی تو خدا اور انسان
مین کیونکر مشابہت ثابت ہوسکیگی -

اسبات کا بھی منصف عیسائیون نے اقبال کرلیا
ہے کہ ضرور آنحضرت صلعم موسی علیہ السلام سے
بہت باتون مین مثیل تھے اور آنحضرت اس شارت
کے مصداق ہین نہ عیسی ابن مریم -

ہم پھر کہت ملاؤن سے سر دفتر اور پیر و مرشد
سے استفسار کرتے ہین کہ وہ ان توہمات کے
بہت سے جوابات سے دو ایک ہی نقل کردے
اور جو کتابین بھری پڑی ہین ان سے دو ایک
ہی کے نام لے -

عیسائیت اور اسلام

(ماخوذ از ایشاٹک کوارٹرلی ریویو اکتوبر ۱۸۸۸ء
مطبوعہ لندن)

اس امر کی وجہ معلوم کرنی چاہئے کہ مسلمان

پروٹسٹنٹ مشنریون کی کوشش اہل اسلام کی بہ
نسبت کیون کم کامیاب ہوتی ہے قطع نظر ہمارے
مشنریون کے طرز وعظ اور امور اتفاقیہ کے
یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ اس کی وجہ زیادہ تر
خود اصول مذہب ہین گو اس بات کے کہنے کیلئے
جرات درکار ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم صرف
اس وجہ سے ناکامیاب ہوتے ہین کہ ہم ایک ایسا
روکھا پھیکا اور خشک مذہب پیش کرتے ہین
کہ جو نہ تو کچھ خیالی لطف پیدا کر سکتا ہے اور نہ
عقل مین آسکتا ہے نیک باتین جو اس عالم مین
ظہور مین آتی ہین وحشی قومین ان کو ایک معمولی
اور طبعی امور سمجھتے ہین مگر برائیون کو مثلاً فساد
اور خرابی کرنے اور بجلی بیماری اور اور ہر قسم
کے آفتون کو وہ ایک ایسی قوتون سے منسوب
کرتے ہین جو مافوق الطبیعت ہین مثلاً ارواح
خبیثہ اور شیاطین چنانچہ سب سے پہلے پرستش
کے جس طریقہ نے دنیا مین رواج پایا وہ ان
مضر رسان قوتون کا خوش کرنا ہے اور زمانہ
سلف سے اس کی یہ صورت چلی آئی ہے کہ لوگ
اپنی رضا و رغبت سے ایسے چڑھاوے ان کی نذر
کرتے ہین جو ان لوگون کے نزدیک نہایت مرغوب
اور پسندیدہ ہین اور یہ وہ اس امید سے کرتے
ہین کہ وہ قومین اس طرح خوش ہو جائینگی تو
باقی چیزین انہین کے پاس رہنے دینگے
اور اسی کا نام قربانی ہے جو ایک ایسی رسم ہے

جو بہت سی مذہبون مین جاری رہی ہے اور جس سے
آج کے دن تک بھی ہم پیچھا نہین چھوڑا سکے لیکن
اس مین کچھ شک نہین ہے کہ وہ ان ضرر رسان قوتون
سے خوش کرنے کا یہ طریقہ سب سے زیادہ مستدل
قسم پرستش کے ہے مگر جب لوگ زیادہ مہذب ہو جاتے
ہین تو یہ خیال کرنے لگتے ہین کہ امور خیر سے وقوع
اور ظہور کا باعث بھی کچھ اعلیٰ قوتین ہین پس وہ
عالی رتبہ اور نیک دیوتاؤن کی پرستش کرنے
لگتے ہین اور بدون سے ڈرتے رہنے کو بھی ترک
نہین کرتے ہم کو معلوم ہے کہ آریہ قومون نے انواع
و اقسام کے دیوتاؤن کی پرستش قایم کی تھی اور
اس کے نسبت طرح طرح کے مذہبی افسانے بنائے
تھے جو نسل انسانی کی بہت سی شاخون مین مختلف
صورتون مین مروج رہی ہے اور بہت ترقی پائی
ہے اور ایسی نہین ہے کہ لوگ اسکی جانب راغب
نہون لیکن جسقدر انسان عقل اور علم مین ترقی کرتا
ہے اسیقدر ان چیزون کی عجوبگی اوسکی نظر مین
نہین جچتی چنانچہ جون جون لوگون کے خیالات
ترقی پاتے گئے دون دون اہل رڈسا و اہل ہند
وغیرہ قومون کا اعتقاد جو وہ اپنے دیوتاؤن کے
نسبت رکھتے تھے چپ چاپ زوال پکڑتا گیا کم
ترقی یافتہ قومین اگر اپنے اولڈ فیشن کے اعتقادات
کو خود ہی نہین چھوڑ دیتین تو یہ تو ان کے لئے
سخت مشکل ہے کہ اپنے ان اعتقادات کو غیر مذہبون
کے سرگرم واعظون کے حملون سے بچا سکین۔

نیا مذہب قایم کرنے کی بہ نسبت پرانے مذہبون مین رخنہ
ڈالنا بہت آسان ہے رومن کتہولک لوگون نے
پرانے ایونن دیوتاؤن کے گروہ کو بنا سوار کرا اور بدی
کے دیوتاؤن کو نیکی کے دیوتاؤن سے بدلکر ایک نئے
انداز پر مرتب کیا اور اوسپر ایسا گہرا رنگ چڑہا دیا جسکو
ہم اصل عیسائیت کہہ سکتے ہین اور وہ راہبون اور
پادریون اور پوپ وغیرہ کے ایک عجیب و غریب سلسلہ
کی بدولت سے ایک ایسا مذہب پیش کرتے ہین جو ایسا
نہین ہے کہ ان لوگون کو جو ترقی کی ایک متوسط
حد سے آگے نہین بڑہے اپنی جانب مائل نہ کر سکے
اور بجملہ آسانی سے ایسے مذہب کو قبول کر لیتے
ہین جو بہت کچہ انہین کے عقیدون کی اصلاح یافتہ
صورت ہے اور اس مین کچہ شک نہین ہے کہ عیسائیت
بحیثیت پشت پناہ ہونے رومن کیتہلک طریقہ
کے اوسکو مشوہا نہ مذاہب سے مقابلہ کرنے کی ایک
بڑی طاقت دیتی ہے مگر برخلاف اسکے اسلام
ان لوگون کے لئے جو توہمات کے چھوڑنے پر آمادہ
ہون ایک ایسا عقیدہ پیش کرتا ہے جو عقل کے
نہایت موافق ہے چنانچہ اس عالم کون و فساد
نے ایک ہی طور کے قانون کے تابع ہونے سے مذہب
اسلام وحدانیت ذات باری اور اوس کے تنہا
احکم الحاکمین ہونے کو ظاہر کرتا ہے اور ان سب
قسم کی پرستشون کے معدوم کر دینے سے جو
انسانی مشتہیات و جذبات کی مناسبت سے
ایک ایک دیوتا مقرر کیا گیا ہے اسکے اپنی صفات

مسوبات مین سب سے برتر ہونے کا اعتراف کیا گیا ہی
اور نہ صرف مورتون اور تصویرون ہی کا امتناع
کیا گیا ہی بلکہ گانے بجانے اور راہبون اور پادریون
کے سلسلہ کو بہی ملیامیت کر دیا گیا ہے اور بجز ایک
سیدہی سادہی معقول پرستش کے جو ایک سیدہے
سادہ ہے مکان کے اندر یا باہر عمل مین آسکتی ہے
اور کچہ باقی نہین رکہا گیا ہے پاکیزگی یا پاکبازی
کا حکم دیا گیا ہے شراب کا امتناع ہے تمام انسانون
کے برابر ہونے کا وعظ ایک پسندیدہ صورت
مین کیا گیا ہے اور دنیا مین نیک عمل کرنے کے
اجر کا وعدہ عالم آخرت مین ایک قابل فہم بہشت
کے ساتہہ دیا گیا ہے پس ایک ایسا مذہب ایسے
لوگون سے جو کوئی مذہب نہین رکہتے بہت جلد
قبولیت سے حاصل کر لیتا ہے مگر جب ہم پروٹسٹنٹ
طریقہ کی طرف متوجہ ہوتے ہین تو اوس مین کوئی ایسی
بات نہین پاتے جو لوگون کے دلون کو اپنی طرف
کہینچے ہمنے اپنے پرانے مذہب کی ایسی باتون کی جو
بظاہر خوشنما معلوم ہوتی تہین اصلاح تو کی لیکن
ایسے درجہ تک نہین کی جو اوسکو اصل عیسائیت
یا کسی ایسے حد تک پہونچا دیتے جو عقل کے موافق
ہو کیونکہ ہمارے مذہب کے موجودہ اصول مبہم اور
ناقابل فہم ہین بلکہ شاید اسمین بہ نسبت رومن
کیتہلک طریقہ کے عیسائیت ہی کم ہے کیونکہ جسقدر
اوس مین استعمال حسنہ کے بجالانے اور اپنے لئے
عالم آخرت مین اپنی ذاتی کوشش سے بہتری کا سامان

مہیا کرنے پر زور دیا گیا ہے اوس مین اسقدر نہین ہے بلکہ زیادہ تر مسیح کی قربانی اور کفارہ ہی کو ذریعہ نجات قرار دیا گیا ہے اور اس امر پر یقین رکھنے کی تلقین کی گئی ہے کہ خواہ ہم نیک عمل کرین یا بد ہر حالت مین گنہگار اور تقصیر وار ہین اور یہ کہ ہماری نجات صرف مسیح کے خون دہوئے جانے پر منحصر ہے مین خیال کرتا ہون کہ میرا یہ کہنا کچھ خلاف حقیقت نہ ہوگا کہ مسیح کے خون سے نجات پانے کا مسئلہ تمام پروٹسٹنٹ فرقون کے مذہب کی اصل و بنیاد ہے اور یہ کہ اسی مسئلہ پر تمام فرقے بطور اپنے اصول دین کے زور دیتے ہین لیکن ہم کو اب ذرا یہ دیکھنا چاہئے کہ جب یہ عقیدہ غیر مذہب والون کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو کیا نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ (یہ نتیجہ پیدا کرتا ہے) کہ وہ سب سے پہلے ہمارا مسئلہ تثلیث وحدانیت الٰہی کے معقول مسئلہ کو بالکل مٹا دیتا ہے اور تعجب یہ ہے کہ خدا کی وحدانیت کے اقرار کے ساتھ ہم ایک بالکل ناقابل فہم مسئلہ مین مساوی خداؤن کا بھی قرار دیتے ہین جو حقیقت مین دیکھو تو وہی آریہ قوم کا پرانا ترگیون کا مسئلہ ہے جو کسیطرح بھی اس لایق نہین ہے کہ ہمارے مذہب مین کہیں سکے اس تثلیث نے تین خداؤن مین سے ایک خدا کی نسبت ہمنے قابل فہم طور پر کچھ بھی قرار نہین دیا کہ اوسکا کام کیا ہے پس ہم یہ امید نہین کر سکتے کہ ایک اس قسم کا مسئلہ اپنے لئے اون لوگون کی قبولیت حاصل کر سکے جن سے ہم یہ خواہش کرتے ہین کہ وہ اپنے بہت سے خداؤن کے وجود کے تو ہم کو چھوڑ کر ہمارا مذہب قبول کر لین اور ہم اسپر بھی بس نہین کرتے بلکہ ان لوگون سے یہ بھی منوانا چاہتے ہین کہ وہ مسیح جسکا دنیا مین پیدا ہونا ایک صحیح تاریخی واقعہ ہے نہ صرف نبی اور خدا کا پیغمبر تہا بلکہ خود خداوند عالم تہا اور ہم زور دیتے ہین کہ جو لوگ ہمارے مذہب مین آئین ضرور ہے کہ وہ اس مسیح کی پرستش اوسکو خاص خداوند تعالے سمجھ کر کرین جو ایک نہایت ہی حیرت انگیز مسئلہ ہے! کچھ شک نہین ہے کہ آریہ قوم کے لوگ ایسی عجیب و غریب باتون کے عادی ہین جیسے دوم درجہ کے خداؤن کا انسانون کی بھلائی کے لئے اوتار لینا دنیا مین آنا مگر جس حد کو ہم پہونچے ہین اوس کو وہ بھی نہین پہونچے پس ہمارے اس مسئلہ کے قبول کرنے کے لئے ایک بہت ہی بڑا ایمان درکار ہے۔

باقی آئندہ۔

بقیہ پیشگوئی

۸۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسے سیر الاسلام باب ۲ صفحہ ۵۶

اور کسی نبی نے اپنے بھائی کو بمنزلہ ہارون نہین کہا۔

۹۔ حضرت صلعم کی پشت مبارک پر مہر نبوت تھی

جیسے حضرت موسیٰ کے ہاتھ مین ید بیضا خروج ۴ باب ۹ اور انکے سوا اور کوئی پیغمبر ظاہری

نشان نبوت کے ساتھ ظاہر نہین ہوا۔

۱۰۔ حضرت صلعم نے کعبہ کے بت پرستون مین نشو ونما پایا۔

جیسے حضرت موسیٰ نے فرعون کی صحبت مین اعمال ۷ باب ۲۲ خروج ۲ باب ۱۰۔

۱۱ حضرت صلعم باعیال تھے

جیسے حضرت موسیٰ خروج ۲ باب ۲۱ و ۲۲ اور ۱۸ باب ۶۔

۱۲ حضرت صلعم کے جانشین فرمانروا ہوے۔

جیسے حضرت موسیٰ کے جانشین دیکھو یشوع کی کتاب اور قاضیون کی کتاب وغیرہ۔

۱۳ حضرت صلعم چالیس برس کی عمر مین نبی ہوے۔

جیسے حضرت موسیٰ نے پورے چالیس برس کی عمر مین اسرائیلی کی مدد مین مصری کو مارڈالا تھا اور پھر پورے چالیس برس کے بعد نبوت پائی اعمال ۷ باب ۲۴ و ۳۰ خروج ۷ باب ۷۔

۱۴۔ حضرت صلعم دنیا مین مدفون ہوے۔

جیسے حضرت موسیٰ استثنا ۳۴ باب ۵۔

۱۵ حضرت صلعم یروسلم سے باہر نبوت کرتے رہے۔

جیسے حضرت موسیٰ دیکھو خروج سے استثنا تک۔

۱۶۔ حضرت صلعم نہایت حسین تھے (سیرالاسلام باب اول صفحہ ۲۲ اور مقدمہ سیل صاحب صفحہ ۶ گبن صاحب

موخ نے لکھا ہی کہ آنحضرت صلعم حسن مین شہرۂ آفاق تھے از کتاب جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۱۷)

۱۷۔ حضرت صلعم بڑے موحد تھے۔

جیسے حضرت موسیٰ استثنا ۲۲ باب ۲۹۔

۱۸۔ حضرت صلعم کے سنہ ہجری جاری ہوے۔

جیسے حضرت موسیٰ کے مصری ہجرت کے سنہ جاری تھے گنتی ۲۳ باب ۳۳ اول سلاطین ۶ باب ۱۔

چنانچہ گنتی ۲۳ باب ۳۳ مین ہے کہ ہارون نے مصری ہجرت کے چالیسوین برس کے پانچوین مہینے کی پہلی تاریخ وفات پائی اور اول سلاطین ۶ باب ۱ مین ہے کہ مصر سے بنی اسرائیل کے نکلنے کے چار سو اسی برس گذرے تھے الخ۔

۱۹۔ حضرت صلعم نے گلہ بانی کی۔

جیسے حضرت موسیٰ نے خروج ۳ باب ۱۔

۲۰۔ حضرت صلعم یروسلم سے باہر مدفون ہوے۔

جیسے حضرت موسیٰ استثنا ۳۴ باب ۶۔

۲۱۔ حضرت صلعم نے کعبہ کے بتون کو توڑا

جیسے اوس موسیٰ نے اس پیتل کے دیغرہ کو خروج ۳۲ باب ۲۰ گنتی ۳۳ باب ۵۲۔

۲۲۔ جسطرح خدا نے قوم یہود کو دنیا کی تمام قومون

اسیطرح خدا نے مسلمانون کو یہود و نصاریٰ سے چنکر

سے چن کر حضرت موسیٰ کی معرفت اپنی وحدانیت کی تعلیم مین ممتاز فرمایا تھا

حضرت محمد صلعم کی معرفت برگزیدگی اور تعلیم توحید مین ممتاز فرمایا ہے اور کسی فرقہ مین یہ مطابقت اور امتیاز نہین ہے۔

چنانچہ ابتک وہی فرقہ دنیا مین مخصوص مشہور ہین جو یہودی اور مسلمان اور فرقہ والے اگر ختنہ بھی کرائین تو بھی یہ لقب ان ہی دونون فرقون کے لئے مخصوص ہے۔

۲۲- حضرت صلعم مین مطلق انسانیت تھی۔

جیسے حضرت موسیٰ مین مجز انسانیت تھی۔

۲۳- حضرت موسیٰ سے خدا پرستی کے لئے عبادت خانہ کا آغاز اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا تکمل ہوا۔ چنانچہ بیت المقدس اور کعبہ شریف دونون پر نظر کرنا چاہئے اور آخر کو حضرت صلعم کے جانشین اوس وعدہ کے بھی وارث ہوے جو خدا نے حضرت موسیٰ سے ملک کنعان کی بابت کیا تھا اور آخر کو وہ مقام جسے خدا نے پسند کیا تہا اور حضرت موسیٰ کو بتایا کہ اسی جگہہ خدا کی بندگی کیا کرین اسلامی مسجد بنائی گئی استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱- اول سلاطین ۹ باب ۳ دوسری تواریخ ۷ باب ۱۲- اب اگر کوی کہے کہ ان مین سے بعضے مماثلتین ایسی ہین کہ جو اگرچہ حضرت عیسےٰ سے حضرت موسیٰ مین نہین مگر حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل مین تو ہین۔ اسکا جواب

۵ جمادی الآخر ۱۳۰۶ھ

یہ ہے کہ عہد عیسائی یہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰ کے حق مین سمجھتے ہین اور کسی دوسرے اسرائیلی نبی کے طرف اسکا گمان نہین ہے پس اگر حضرت عیسیٰ مین یہ مماثلت نہین تو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے طرف اسکا اطلاق کامل ہے اور چونکہ پیشین گوئی مین لکہا ہے کہ تمہارے بہائیون مین سے اگر یہ بنی اسرائیل سے مراد سمجھی جاتو ضرور ہے کہ حضرت عیسیٰ مین ایسی مماثلت حضرت موسیٰ سے ثابت ہو جس سے کسی دوسرے نبی کو علاقہ نہ رہے کیونکہ وہان انبیا کی کثرت کے سبب جن کا ذکر کرنا ضرور ہو اسکی خاص پہچان بتلانا ضرور ہے تاکہ باہم امتیاز ہو جاے اور بنی اسمٰعیل مین تو صرف حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہوے ان کے لئے اس خصوصیت کی کچہ حاجت نہین یعنے بنی اسمٰعیل مین بہت سے بہائی ایسے نبی نہ تھے جن سے بنی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام اور بنی اسرائیل مین تو حضرت عیسےٰ کے طرح بہت سے نبی تھے۔ باقی آیندہ

ترجمہ کتاب اسپرٹ آف دی بائبل

عہد عتیق و عہد جدید کا مقابلہ حسب تحقیقات یونی تیرین

عہد عتیق	عہد جدید
میکہ باب ۵ نمبر ۲ پر ای ست لحم افراتاہ ہر چند کہ تو یہوداہ کی ہزارون مین شامل ہونے کے لئے چہوٹا ہے	متی باب ۲ نمبر ۶ کہ ای یہودیاہ کی زمین بیت لحم تو یہودیاہ کی بڑی شہرون مین ہرگز چہوٹا نہین ہے

تو بھی تجھہ مین سے وہ شخص نکلکے
مجھہ پاس آویگا جو اسرائیل
مین حاکم ہوگا۔

یسعیاہ باب ۴۰ نمبر ۱۱
وہ چوپان کے مانند اپنا
گلہ چرا دیگا وہ برون کو
اپنی ہاتھہ سے فراہم کریگا
اور اپنی گود مین اٹھاکے
لے چلیگا اور ان کو جو
دودہ پلاتیان ہین آہستہ
آہستہ لے جائیگا۔

کیونکہ تجھہ مین سے ایک بادشاہ
نکلیگا جو میری اسرائیل
لوگون کو پرورش کریگا

انگریزی ترجمہ مین میکر کی لفظ رولر اور معنی اسکی قانون دہندہ یا قانون بنانیوالا ہے اور مسیح نے کوئی نیا قانون نہین دیا بلکہ عہد عتیق تعلیم کیا پس رولر کا مصداق کیونکر ہوا اور اگر فرض کرو کہ باوجہ نبوت کے مصداق ہوا تو اوس مین وجہ خصوصیت مسیح کی کیا ہے ذکریا ویحیی بھی پیشوا کی تھی اگر رہبانیت کی وجہ کہو تو اسکی مسجد مسیح نہین ہین بلکہ یحیی مطبا اگر الوہیت اور تثلیث کی وجہ کہو تو عہد عتیق کی باتکل برخلاف ہے مترجم عہد عتیق نے رولر بمعنی حاکم کے لکھا ہے صحیح نہین ہے اور انجیل مین لفظ بادشاہ کا معنی رولر کے لکھا ہے یہ بھی صحیح نہین ہے اور علاوہ اسکے مسیح کی ظاہری بادشاہت نہ تھی اور باطنی بادشاہت ہر ایک انبیائے

تو یہودیا مین حاصل ہے کچھ مسیح کی تخصیص نہین ہے اور جو حقدر جملہ (جو میری اسرائیل لوگون کو پرورش کریگا) میکہ باب ۵ نمبر ۲ اور یسعیاہ باب ۴۰ نمبر ۱۱ رفرنس بائبل پر اوسنت کی نہین ہے اور یسعیاہ کا حوالہ مسیح سے متعلق نہین بلکہ یسعیاہ یہودی قوم کو درباب یہودی سلطنت کے تسلی دیتے ہین اور یہودی تو مسیح سے اسقدر مخالف ہوے کہ ایمان نہ لائے بلکہ درپے صلیب کے ہوے پھر بنی اسرائیل کی پرورش کیا ہوی بلکہ بقول عیسائی مورخین کے یہودی غضب الہی مین گرفتار ہوکر تباہ و ویران و آوارہ وطن ہوگئے اور ڈاکٹر جان ایچ موریسن صفحہ ۴۸ تفسیر متی مین کہتے ہین کہ ضرورت اسکی پیرو کو بوجہ آنے مجوسیون کے متی نے لکھی مگر جو سفیر مورخ جو کہ ہمعصر حواری تھا لکھا ہے کہ یہ واقعہ پیشتر ولادت مسیح کے ہین سلطنت پارسیان کے ہوا پس جبکہ مجوسیون کا آنا عہد ہیرود مین موافق تواریخ ثابت نہین ہے تب پیش خبری کیون سردار امام سے پوچھتا۔

ہوسیع باب ۱۱ نمبر ۱ جب اسرائیل لڑکا تھا مین نے اوسکو عزیز رکھا اور اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا

متی باب ۲ نمبر ۱۵ انبی کی معرفت سے کہا گیا تھا کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا

دونون کے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ہوسیع اسرائیل کا ذکر کرتا ہے نہ کہ مسیح کا کیونکہ مسیح

اوسوقت تک پیدا نہ ہوے تھے اور یہوسیع صاف نام اسرائیل کا لکھتا ہے مگر انجیل نویس نے جبکہ اس آیت کو مسیح پر جمایا تو اسرائیل کا نام حذف کر دیا۔

یسعیاہ باب ۷ نمبر ۱۴ — متی باب ۱ نمبر ۲۳ یعنی کی معرفت سے کہا تھا پورا ہوا کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور ایک بیٹا جنی گی اور اوسکا نام عمانوئیل رکھا جائیگا (ہمارے ساتھ خدا)

یسعیاہ باب ۷ و ۸ کو تمام پڑھو تو دیکھو کہ آخر بن یوتام سے یسعیاہ کلام کرکے اوسکو تسلی دیتے ہین اور اوسوقت کی نشانیان بتاتین جبکہ یہ واقعہ ہوگا پس وہ علامات مندرجہ باب ۷ ایک بھی مسیح کے وقت مین پوری نہوی پس خلاف وعدہ کی کیونکر سمجھا جاوے۔ کہ مسیح کی پیش خبری ہے اور باب ۸ مین وہ لڑکا پیدا ہوا اگر فرض کرو کہ مسیح کے حق مین یہ پیش خبری تھی تو آخر بادشاہ جو کہ خاندان داؤد سے تھا اور بخوف جنگ سلطنت کے مضطر تھا اس کی تسلی مسیح سے جو کہ صدہا برس بعد واقع ہوا کیا ہوسکا اور مسیح کا نام عمانوئیل نہ کہا گیا اور جبکہ مسیح مین الوہیت تھی تب (ہمارے ساتھ

خدا) ویسا نام صادق نہین آسکتا پیدائش باب ۳ نمبر ۱۵ اور مین تیری اور عورت کی اور تیرے نسل اور عورت کے نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اسکے ایڑی کو کاٹیگا یہ پیش خبری مریم و مسیح و شیطان سے متعلق نہین ہے کیونکہ یہ تذکرہ حوا کی اور نسل آدم اور شیطان سے متعلق ہے کیونکہ جسقدر انبیاء اور اولیا گذرے سب شیطان کا سر کچلنے والے ہوے اور مسیح کی نکوئی نسل اور نہ شیطان نے اغوا کیا مسیح پر جما دینا زبردستی ہے۔

واضح ہو کہ یہ کتاب دو جلد مین بہت بڑی ہے تمام انجیل کو توریت سے مقابلہ کیا ہے اور نتیجہ یہ نکالتا ہے کہ توراۃ کا مطلب جیسا کہ انجیل مین ذکر ہوا ہے صحیح نہین ہے پس اگر حواریون کی تحریر موثق تو الہام مین ایسی صاف غلطی عبری توراۃ معہ تفاسیر عربی کب سمجھنے مین ممکن نہ تھی پس یہ اناجیل کتب تواریخ کی شمار کرنا چاہیے غالباً کسی عیسائی نے قدیم تواریخ سے انتخاب کیا ہے کیونکہ ماخذ اسکا کتب موعظ حواریان جس کو کتاب ہومیلیز باہی دی اپاسٹلس کہتے ہین پورا نشان ملتا ہے۔

راقم سید احمد حسین۔ پٹنہ۔

مژدہ

وہ حمایل شریف عبری و مترجم جسکا متن سادہ اور حاشیہ پر ترجمہ اردو شاہ عبدالقادر صاحب آیت

آیت کا ہندسہ وار ہے اور جسکا اشتہار فی غلطی
متن ایک اشرفی تھا بعد جانفشانی و عرقریزی ایک
سال کے بفضلہ اب مرتب ہوگئی اسکی زاید توصیف
تو فضول ہے مگر یہ اطلاع ضرور ہے کہ جو صاحب
ازراہ شوق اس حمایل شریف کو طلب فرماوین
اگر ناپسند خاطر ہو تو فوراً معہ محصول بذریعہ ویلو
پی ایبل پیکیٹ مطبع کو واپس کرین قیمت دیکر
راقم بلاتامل واپس لیگا۔

تشریح قیمت معہ محصول ڈاک

حمایل شریف کاغذ چکنا ولایتی سفید بلا جلد للیہ
ایضاً مجلد چرمی درجہ اول ۔۔۔ ۵ھ
حمایل شریف کاغذ زرد بلا جلد للیہ
ایضاً مجلد چرمی درجہ اول ۔۔۔ ۸ھ

یہ حمایل شریف تین وضع پر لکھی گئی ہے:
(۱) محض سادہ بلا رنگ حدا۔ (۲) متن حنائی۔
(۳) بیاض مابین متن و حاشیہ حنائی۔ قیمت
تینون وضع کی یکسان ہے۔ جلد اس حمایل
شریف کی چرمی ولایتی وضع کی سنہری و روپہلی
نہایت نفیس و مضبوط قابل دید ہے۔

العبد

عبدالاحد مہتمم مطبع مجتبائی دہلی

مسلمان بچون کے واسطے اردو فارسی اور انگریزی کتابونکا سلسلہ

یہ کتابین انجمن حمایت اسلام لاہور نے مسلمان
لڑکون کے واسطے بنائی ہین اس لئے ان مین
ان باتون کا لحاظ رکھا ہے عبارت سلیس ہو۔
الفاظ ایسے ہون جن کا پڑھنا اور سمجھنا مشکل
ہو۔ ہر ایک فقرہ جدا جدا ہو تاکہ مطلب جلدی
سمجھ مین آجاے۔ دینی مسایل کو لڑکون کی
سمجھ کے موافق نہایت آسان آسان بیانون
کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے خدا کا جلال ایسے چیزون
کے ذکر سے بیان کیا گیا ہے جو ہر روز ان کی
انکھون کے سامنے ہوتی ہین اور جن کے ساتھ
ان کو کام پڑتا ہے اور اسی سے ان کی معلومات
کی ترقی بھی ہوتی جاتی ہے۔ نماز روزے کے
ادا کرنے کی جا بجا تاکید ہے تاکہ بچپن ہی مین
فرایض کے ادا کرنے کی طرف ان کی توجہ ہو
چیزون کا بیان اس طرح نہین لکھا کہ ان کی
نسبت کسی طرح کا لغو خیال دلون مین بیٹھے بلکہ
اشیا کی حقیقی اور ضروری فاندے بیان کئے
گئے ہین جن نیک عادتون کا اختیار کرنا ضرور ہے
اور مردون کے واسطے ضروری ہے ان کا بیان
مختلف پیرایون مین بار بار کیا گیا ہے۔ تاکہ
ایسی عادتون کی بزرگی ان کے دلون مین
مضبوطی سے بیٹھے اور ان کی رغبت پیدا ہو۔
املا کے وہی قاعدے برتے گئے ہین جو پنجاب کے
سررشتہ تعلیم کی درسی کتابون مین برتے جاتے
ہین کیونکہ ان قاعدون کے ذریعے عبارت کے
پڑھنے مین آسانی ہوتی ہے چونکہ طریقہ تعلیم کی
کتابون مین لکھا ہے کہ چھوٹے لڑکون کیواسطے

جی قلم کتابین مفید ہوتی ہین اس لئے ان کتابون کو بھی جلی قلم سے لکھایا گیا ہے اور الفاظ جدا جدا لکھے ہین تاکہ پڑہنے مین آسانی ہو۔ ہر کتاب کی قیمت بغیر محصول ڈاک حسب ذیل ہے قیمت درخواست کے ساتھ آنی چاہئے۔

کتب مرتبۂ انجمن حمایت اسلام لاہور

اردو کا قاعدہ	۶ پی
اردو کی پہلی کتاب (لڑکون کے واسطے)	۱ر ۶ پی
(لڑکیون کے واسطے)	۱ر ۶ پی
اردو کی دوسری کتاب	۲ر ۶ پی
اردو کی تیسری کتاب	۵ر
فارسی کی پہلی کتاب	۱ر ۹ پی
فارسی کی دوسری کتاب	۲ر ۳ پی
انگریزی کا قاعدہ	۳ پی
محمڈن سکول انگلش پرائمر	۱ر ۳ پی

ان کی خوبی ان کے ملاحظہ سے معلوم ہوتی ہی

اور کتب

نماز انگریزی	۶ پی	قوت فیصلہ	۳ر
تلقین ارشد	۴ر	نیر اعظم	۰ ۴ر
مخزن الحکمت حصہ اول	۸ر		

کتابون کے طلب فرمانے یا انجمن کے متعلق اور کسی معاملے مین جو خط و کتابت کیجائے وہ سب مولوی کرم بخش بجب سپرنٹنڈنٹ و کتوریہ پریس اور بابو استنت سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے نام بھیجنی چاہئے۔

صحیح بخاری معہ شرح فتح الباری

صحیح بخاری جسکی شان مین تمام اہل حدیث اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری پر اتفاق کرتے ہین اور اسکی شرح جو تمام اور شروحات مین معتبر اور جسکی نسبت تمام یہ کہتے ہین کہ لا ہجرۃ بعد الفتح یعنی بجا بڑی تقطیع پر مطبع انصاری دہلی مین نہایت صحت اور صفائی کیساتہ چھپ رہی ہے اور صحت کا یہان تک لحاظ رکہا ہے کہ مطبوعہ مصر کے ہر ہر پارہ کا صحت نامہ اس کے ہر ہر پارہ کیساتہ لگایا جاتا ہے اس کتاب کے ابتک دس پارے بالکل طیار ہو چکے ہین اور چہار پارے ہمارے پاس پہونچ بہی چکے ہین باقی پارے زیر طبع ہین قیمت فی پارہ معہ محصول ڈاک ۱۰ر اور پیشگی قیمت پارہاے غیر مطبوعہ کی بلا محصول ڈاک ۱۲ر اور معہ محصول ڈاک ۱۴ر ہے جن صاحبون کو درکار ہو درخواست خریداری بنام مولوی محمد عبد المجید صاحب مالک مطبع انصاری دہلی بہیجنا چاہئے۔

معالجات قانون محمدی تا امراض فہم

یہ کتاب جو مستغنی عن الوصف والثنا ہی ابہی تک اقلیم ہند مین نہین چہپی تہی بندے نے بہزار جانفشانی اسکو چہپوایا اس حسن و خوبی کے ساتہ شاید دو ایک کتابین کتب درسیہ مین ایسی چہپی ہون جیسا ہدایہ و الحمد للہ چنانچہ وقت معائنہ کے کیفیت اسکی ظاہر ہوگی متن بخط نسخ اور حاشیہ بخط نستعلیق تصحیح اسکی چہپا پہ مصر و دیگر نسخ متعدد سے ساتہ بار ہوی قیمت فی نسخہ ۱۴ر اور جو صاحب دس نسخہ یا اس سے زاید خرید فرماوین انکے لیے فی نسخہ ۱۲ر اور جو پچیس

مطبع برادر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا۔